© rasailojaraid.com

وفیات

آہ! دیوبند اور دہلی کی ادبی علمی اور معاشرتی زندگی میں چلتے پھرتے ہنستے کھیلتے مخمور عثمانی بھی موت کی آغوش میں چلے گئے۔ طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۹۵ء کو دہلی میں انتقال فرماگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم مخمور عثمانی کا تعلق قبلہ اباجان مفکر ملت حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی نور اللہ مرقدہ سے نیازمندی کا تھا۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے ہی دیوبند سے دہلی بلایا، ادارہ ندوۃ المصنفین کے کاموں میں مشغول رکھا۔ اور پھر مرحوم خود اپنی ہی استطاعت و کوششوں کی بدولت روزنامہ الجمعیۃ دہلی، ماہنامہ جمالستان دہلی اور ماہنامہ آستانہ دہلی سے وابستہ ہوکر ۱۹۵۱ء سے ۱۹۹۳ء تک ہمدرد دواخانہ دہلی میں شعبۂ نشر و اشاعت کے انچارج رہے۔ تصنیف و تالیف کا شوق تھا "اب کیا ہوگا" کے عنوان سے افسانوں کا ایک مجموعہ بھی ان کا شائع ہوچکا ہے۔ دہلی سے نورس اور دیوبند سے بشریٰ کے نام سے معیاری رسائل بھی نکالے۔

مرحوم مخمور عثمانی بزرگوں عالموں کے قدردان تھے۔ قبلہ اباجان حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی کے تو دل وجان سے عاشق اور معتقد اور خاندان مفتی صاحبؒ کے شیدائیوں میں تھے۔

احقر سے خصوصی لگاؤ اور انسیت رکھتے تھے موقعہ بہ موقعہ بڑی ہی حوصلہ افزائی کیا کرتے اور جگہ جگہ احقر کی ستائش و تعریف کرتے کہ دیکھو اس لائق فرزند (عمید الرحمٰن عثمانی) نے حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ کی وفات کے بعد جس طرح ادارہ ندوۃ المصنفین اور رسالہ برہان کو جاری و قائم رکھا ہوا ہے اس سے ہم عقیدتمندانِ مفتی صاحبؒ کو کس قدر اطمینان و راحت اور خوشی حاصل ہو رہی ہے۔ مجھے یہ لکھنے میں کوئی باک نہیں کہ مرحوم مخمور عثمانی کے پرخلوص مشوروں اور ہمت افزائی کے کلمات سے احقر کو ہمیشہ قوت و توانائی فراہم ہوتی رہی۔

اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے آمین۔ ان کے صاحبزادگان اور متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔ ادارہ ندوۃ المصنفین و رسالہ برہان مخمور عثمانی کی وفات حسرت آیات پر اظہار تعزیت کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com